کرنسی نوٹ، سودی قرضے اور اعضاء کی پیوند کاری

مختلف مکاتب فکر کے علماء کی ایک مشترکہ نشست کی رپورٹ

بھارت کے دارالحکومت دہلی میں اسلامی فقہ اکیڈیمی کی دعوت پر جدید مسائل کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے علماء کے ایک سیمینار کی رپورٹ پندرہ روزہ "دیوبند ٹائمز" کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اے کاش کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے علماء کرام بھی فرقہ وارانہ مباحث سے بالاتر ہو کر قوم کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لیے اجتماعی سوچ اور مشترکہ محنت کا راستہ اختیار کر سکیں! ؎ شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات (مدیر)

اسلامی فقہ اکیڈمی کی دعوت پر دوسرا فقہی سیمینار ہمدرد یونیورسٹی کے کنونشن ہال میں ۸ سے ۱۱ دسمبر تک ہوا جس میں ہندوستان بھر سے ممتاز علماء اور فقہاء کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ دانش وروں نے حصہ لیا۔ سیمینار کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حنفی دیوبندی، بریلوی شافعی اور مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھنے والے نمائندہ حضرات نے کھلی فضا میں زیر بحث مسائل پر غور کیا اور اتفاق رائے سے فیصلے کیے۔ افتتاحی اجلاس میں کویت سے تشریف لانے والے ڈاکٹر جمال الدین عطیہ نے جو فقہ کے ممتاز اسکالر ہیں اپنا کلیدی خطبہ پیش کیا اور پاکستان کے ممتاز عالم و مفتی مولانا محمد رفیع عثمانی نے کرسی صدارت سے انتہائی بلیغ اور بصیرت افروز خطبہ دیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر منظور عالم چیرمین انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹ اسٹڈیز نئی دہلی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا اور سیمینار کے داعی مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی امین عام فقہ اکیڈمی نے علماء اور فقہاء کے اس نمائندہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ اپریل میں پہلا سیمینار اسی جگہ منعقد ہوا تھا۔ یہ دوسرا موقع ہے کہ ہم یہاں پھر جمع ہوئے ہیں۔ جماعتی اور مسلکی حد بندیوں سے اوپر اٹھ کر ممتاز بالغ نظر فقہاء و اصحاب افتاء کا یہاں سر جوڑ کر بیٹھنا ایک فال نیک اور قابل ذکر امر ہے۔ سیمینار میں دار العلوم دیوبند کے مفتی حبیب الرحمن خیرآبادی، مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی اور مفتی سعید احمد پالن پوری، جامعۃ الرشاد اعظم گڈھ کے مولانا مجیب اللہ ندوی، ندوۃ العلماء کے مولانا عتیق احمد اور مولانا برہان الدین سنبھلی، بدایوں سے مفتی مطیع الرحمن رضوی، جامعہ سلفیہ بنارس کے ڈاکٹر مقتدی احسن ازہری اور دار العلوم ماٹلی والا گجرات کے مولانا ابوالحسن علی، علی گڑھ کے ڈاکٹر فضل الرحمن اور مولانا مسعود عالم کی موجودگی نے مجلس کو اور

نمائندہ و باوقار بنا دیا تھا۔ اس سیمینار میں ستر کے قریب علماء اور دانشوروں نے شرکت کی۔

اجلاس میں نوٹ کی شرعی حیثیت، کرنسی پر افراطِ زر کے اثرات اور سرکاری و غیر سرکاری سودی قرضوں سے پیدا ہونے والے فقہی مسائل پر مقالات پڑھے گئے۔ نیز گذشتہ سیمینار میں گواہی اور اعضاء کی پیوندکاری کی جو بحث نامکمل رہ گئی تھی اس کی تکمیل کے بعد تجاویز کی منظوری دی گئی۔

اجلاس نے اس پر اتفاق کیا کہ سود قطعی حرام ہے۔ اور جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح سود دینا بھی حرام ہے لیکن سود ادا کرنے کی حرمت بذاتِ خود نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سود خواری کا ذریعہ ہے۔ اس لیے بعض خاص حالات میں عذر کی بنیاد پر سود ادا کر کے قرض لینے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کون عذر معتبر ہے کون نہیں، نیز کون سی حاجت قابلِ لحاظ ہے اور کون سی نہیں، اس سلسلہ میں اصحابِ فتاویٰ کے مشوروں پر عمل کیا جائے۔

اجلاس نے اس پر بھی اتفاق کیا کہ بعض سرکاری قرضوں میں حکومت کی طرف سے چھوٹ دی جاتی ہے اور سود کے نام سے زائد رقم بھی لی جاتی ہے۔ اگر یہ زائد رقم سبسیڈی کے مساوی یا کم ہو تو یہ زائد رقم شرعاً سود نہیں ہے۔

اجلاس نے ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی پسماندگی کے مخصوص پس منظر میں سرکاری بینکوں سے ملنے والے ترقیاتی قرضوں اور ان پر وصول کیے جانے والے سود پر بھی غور و خوض کیا اور طے کیا کہ اسلامی فقہ اکیڈمی علماء اور ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دے جو مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک رپورٹ پیش کرے تاکہ اگلے سیمینار میں غور کیا جا سکے۔

بحث کے دوران علماء کا عام رجحان تھا کہ ہندوستان اور اس جیسے دوسرے ملکوں کو دارالحرب قرار دے کر سود کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ اس میں دارالحرب، دارالامن اور دارالاسلام" پر بحث ہوئی اور مقالات پیش ہوئے ان کی روشنی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو اسلام کی دستوری ہدایات اور قانون بین الممالک کی روشنی میں اس بات پر غور کرے گی کہ آج کے دور میں موجودہ ملکوں کو کتنی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ان کے کیا احکام ہوں گے اور ان میں بسنے والی مسلم آبادی کا کیا کردار حکومت اور دیگر عوام کے ساتھ ہونا چاہیے۔

سیمینار میں غیر سودی بینک کاری کو بڑھاوا دینے کے لیے ایک جامع خاکہ کی ضرورت سے اتفاق کرتے ہوئے ایک ایسی کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا جس میں علماء کے علاوہ معاشیات و بینکنگ کے ماہرین بھی شامل ہوں گے۔ کرنسی نوٹوں پر بحث کے بعد اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ شریعت میں نوٹوں کی حیثیت زرِ اصطلاحی و قانونی کی ہے۔ اس لیے ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ سیمینار نے سفارش کی کہ مہر کا تعین سونے اور چاندی کی مقدار میں کی جائے تو عورتوں کے حقوق کا تحفظ ہوگا اور کرنسی کی قوتِ خرید میں خسارہ سے ان پر اثر نہ پڑے گا۔

سیمینار نے اعضاء کی پیوندکاری اور خرید و فروخت پر بھی بحث کی اور تجاویز منظور کی گئیں۔ اس سیمینار نے نئے مسائل کے حل ڈھونڈنے میں علماء اسلام کی اجتہادی صلاحیت کا ثبوت پیش کیا ہے اور یہ کہ شریعت ہر زمانہ کے مسائل کا بہتر حل پیش کرتی ہے۔

شاہ ولی اللہ یونیورسٹی گوجرانوالہ

کی تعمیر کے لیے اپنے عطیات اکاؤنٹ نمبر ۱۳۵۸ نیشنل بینک آف پاکستان، سٹی برانچ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں جمع کرائیں یا یونیورسٹی کے رابطہ آفس الہلال اینڈ سٹریز نزد چونگی شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ میں پہنچا کر رسید حاصل کریں۔ رابطہ فون ۸۱۶۹۷/۵۸۶۸

۴۳۴۳۸/۴۳۹۳۶ ۴۳۳۷۳/۴۵۳۳۰